وفاق المدارس کا عالمی اعزاز

مولانا ولی خان المظفر

برصغیر پاک وہند میں مغربی استعمار کے بعد تعلیمی ڈھانچے کا دھڑن تختہ ہوگیا تھا، لارڈ میکالے نے یہاں وہ نظام تعلیم دیا تھا، جس کے فضلاء ہندوستانی نژاد لیکن مغربی فکر ونظر کے حامل ہوں، دھونس، دھمکی اور زبردستی سے اسے نافذ بھی کیا گیا تھا، اور آج تک عملاً وہ جاری وساری ہے، یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے یہاں مسلمانوں کے ناموں کے علاوہ، حکومتی تعلیمی، عدالتی، احتسابی نظام سب کے سب استعمار کے عطا کردہ، مغرب سے وابستہ وپیوستہ اوران کی نقالی ہے، حتی کہ 27 رمضان کے بجائے 14 اگست کو ہم اپنے قومی دن کے طور پر مناتے ہیں، قومی دفتری زبان ہماری انگریزی ہے، دیگر ایام بھی ہم کرسچن کلینڈر کے مطابق مناتے ہیں، اپنے قومی جھنڈے میں پورے عالم اسلام سے ہٹ کر صرف ''ہلال'' پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ ''کرسمس سٹار'' بھی پرچم کا حصہ بنائے ہوئے ہیں، ہماری دکانوں، فیکٹریوں، شاہراہوں، پارٹیوں تنظیموں اور میڈیا میں زیر گردش اصطلاحوں کے نام اور مصطلحات بھی مغرب زدہ ہیں۔ایسے میں برصغیر کے کچھ بندگان خدا شناس نے آزادی سے قبل مسلمانوں کی ہر قسم کی شناخت کو بچانے کے لئے کچھ اداروں کی بنیادیں رکھیں، جن میں سے ایک دارالعلوم دیوبند بھی ہے، اسی طرز پر دیگر مکتبہائے فکر نے اپنے اپنے انداز میں-الحمدللہ- بہت بڑے اور عظیم الشان اداروں کی داغ بیل ڈالی، چنانچہ جامعہ دارالسلام اور جامعہ ندوۃ العلماء وغیرہ اسی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔

پاکستان میں مولانا عبدالحق حقانیؒ، مفتی محمد شفیعؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور علامہ بنوریؒ نے فکر قاسمی کے عین مطابق کام کو آگے کی طرف بڑھانے کی ٹھانی، چنانچہ کاوشیں کامیاب اور بارآور بھی ہوئیں، ان کے نقش قدم پر ان ہی کے تلامذہ نے ملک بھر میں قرآن وحدیث سے وابستگی اور اسلامی تہذیب وثقافت کے احیاء کیلئے شہر شہر میں ایک متوازی اور متبادل نظام تعلیم (درسِ نظامی) کے نیٹ ورکینگ کا کام نامساعد حالات کے باوجود بڑی تندہی سے روبترقی رکھا۔

اسی لئے 1959 میں علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبدالحق حقانی، مولانا خیر محمد جالندھری، علامہ بنوری اور مفتی محمود نے ان تمام اداروں کو باہمی مربوط رکھنے کیلئے ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کی بنیاد رکھی، اس کے مقاصد میں قرآن وحدیث اور عربی زبان وادب کے علوم کی ترویج واشاعت کے ساتھ ساتھ، امتحانات اور اسناد کا اجراء بھی تھا، دفاع

مدارس بھی اس کے اہداف میں سے تھا، نظام تعلیم اور نصاب تدریس میں یکسانیت بھی ان کا نصب العین تھا۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ہوا کہ اس نظم میں ہزاروں مدارس منتظم ہوگئے، باقاعدہ امتحانی بورڈ کی شکل میں وفاق المدارس سامنے آیا، توفیق ایزدی اور مؤسسین کے اخلاص کی برکت سے یہاں پاکستان میں بھی اس تنظیم کو دیکھ کر دیگر حضرات نے وفاق المدارس السلفیۃ، وفاق المدارس الاسلامیۃ، وفاق المدارس الشیعیۃ، اور وفاق المدارس البریلویہ کی بنیادیں استوار کیں، لیکن حضرت مفتی محمود، شیخ سلیم اللہ خان، مفتی احمد الرحمٰن، اور قاری حنیف جالندھری جیسی عبقری شخصیات کی بدولت وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملک کی سب سے بڑی تنظیم روزِ اول سے رہی، اور آج بھی ہے۔

اس وقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے منسلکہ مدارس وجامعات 18677 ہیں، ان میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد 23 لاکھ سے متجاوز ہے، اب تک وفاق کے تحت مختلف درجات کے امتحانات میں شرکت کر کے سندیں لینے والے طلبہ وطالبات کی تعداد 3 ملین (تیس لاکھ) ہے، جبکہ ایک ملین حفاظ وحافظات اس کے علاوہ ہیں، اس طرح مجموعی طور پر وفاق نے 4 ملین (چالیس لاکھ) افراد کو مختلف شہادات واسانید جاری کی ہیں، اس سال گذشتہ شعبان کے سالانہ امتحانات برائے سال 1435ھ / 2014ء میں صرف کامل الحفظ طلبا 50592 اور حافظات 12964 یعنی کل افراد 63556 تھے۔ میں چونکہ صدر وفاق کے پرسنل سیکرٹری اور ناظم امتحانات سندھ کے طور پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ 23 سال وابستہ رہا ہوں، میری معلومات کے مطابق سالانہ 50 ہزار کے لگ بھگ یہ ادارہ صرف حفاظ تیار کرواتا ہے، جو ہر لحاظ سے ہر پاکستانی اور ہر مسلمان کے لئے قابل فخر اور اللہ تعالیٰ کے حضور واجب الشکر ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے حوالے سے ان سطور کے لکھنے کا باعث ایک یہ بات ہے کہ ان دنوں شوال کے مہینے میں ان تمام وفاقوں سے متعلقہ اداروں میں داخلے جاری ہیں، طالبانِ علوم نبوت پروانوں کی طرح دیوانہ واران کی طرف جوق در جوق چلے آرہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ان اداروں کے خلاف ملک اور بیرون ملک سرد جنگ ہو رہی ہے، کہ کسی طرح ان کو بے اثر کیا جائے، انہیں دہشت گرد رجعت پسند اور دقیانوس بتایا جائے، انہیں بدنام کیا جائے، عامۃ المسلمین کو ان اداروں اور ان کے منتظمین سے بدظن کیا جائے، حالانکہ ان کا کردار اور ان کی کوششیں اوپر کے اعداد وشمار کے تناظر میں آپ کے سامنے ہیں۔

تیسری بات جو سب سے اہم بھی ہے، قابل ذکر بھی اور قابل فخر بھی ہے، وہ یہ کہ عالم اسلام کی سب سے بڑی اور مؤثر تنظیم "رابطۃ العالم الاسلامی" نے گذشتہ رمضان المبارک میں وفاق المدارس کو تحفیظ القرآن کے حوالے سے "حسن کارکردگی" رابطہ کا سب سے بڑا عالمی ایوارڈ عطا کیا ہے، جس کیلئے جدہ میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا، جہاں وفاق کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری کو مدعو کر کے سعودی وزیر تعلیم، وزیر مذہبی امور اور رابطہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی کے ہاتھوں اس اعزاز سے نوازا گیا، یہ عزت افزائی جہاں وفاق اور منتظمین وفاق کی ہے، وہاں یہ عالمی ایوارڈ ہر پاکستانی اور ہر مسلمان کیلئے بھی باعثِ صد افتخار واعتزاز ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارے ملک کے سب ادارے یوں شاد رہیں، آباد رہیں اور زندہ وتابندہ رہیں۔

3